رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے پیاروں میں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کریگا (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵

جلد ۳ | یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء | شنبہ | مطابق ۲۴ صفر سنہ ۱۳۳۴ھ | نمبر ۷۶

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمدللہ کہ حضرت اقدس بہمہ وجوہ خیریت سے ہیں اور خاندان نبوت پر بھی ہر طرح خدا تعالیٰ کا فضل ہے ✤

سالانہ جلسہ خدا کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی ختم ہوا۔ گو انعقاد جلسہ کی اصل تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر تھیں لیکن عملی طور پر جمعہ سے جمعہ تک پورے اٹھواڑے جلسہ کی ہی چہل پہل رہی کیونکہ جیسا پہلے لکھا جا چکا ہے بہت سے احباب جمعہ اول کیخاطر آغاز جلسہ سے دو روز قبل تشریف لے آئے تھے ویسے ہی بہت سے برادران دینی بعد جلسہ کے بھی جمعہ کی خاطر باوجود اختتام جلسہ کے ۳۱ دسمبر تک مقیم دارالامان رہے۔ جلسہ کی ترتیب وار اور کسی حد تک مفصل روئداد تو ہم دو تین نمبروں میں ہدیۂ ناظرین کر چکے ہیں اسی کے ضمن میں اہم تر واقعات کے ساتھ چھوٹی موٹی تقریروں کا ماحصل بھی شائع کر دیا ہے۔ باقی حضرت اقدس ایدہ اللہ کے معرکۃ الآرا کلمات طیبات اور دوسرے مکرم بزرگان سلسلہ کی طویل تقریرات انشاء اللہ یکے بعد دیگرے جلدی ہی چھاپنے کی کوشش کیجائے گی۔ اگلے نمبر میں ہم انشاء اللہ بطور تبصرہ ایک سرسری نظر واقعات جلسہ پر اور ڈالینگے۔ اس جگہ اُن چند اہم واقعات کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہوگا جو روئداد جلسہ میں نہیں آسکے اور جو جلسہ کی اصل تاریخوں کے باہر ہونیکے سبب کارروائی جلسہ سے الگ بھی کہے جا سکتے ہیں مثلاً:- (۱) ۲۹ دسمبر کو مکرمی مفتی محمد صادق صاحب نے مسجد اقصیٰ میں ایک تقریر فرمائی جسمیں اپنے سفر اور اس کے دلچسپ حالات سنائے ✤ (۲) ایام جلسہ میں کئی بابرکت نکاحوں کا حضور نے اعلان فرمایا۔ جنکی تفصیل مہیا ہونے پر انشاء اللہ بعد میں شائع کر دیجائے گی۔ (۳) مہمانوں کی کل تعداد صرف مردوں میں چار ہزار سے کسی طرح کم نہ تھی زیادہ ہو تو تعجب نہیں جن کے علاوہ چار سو مستورات بھی تھیں اس طرح کل تعداد ساڑھے چار ہزار کے قریب ہوگی ✤ (۴) ۳۰ دسمبر کو مسجد اقصیٰ میں حضرت اقدس کی ایک پر معارف زبردست اور طویل تقریر اس مضمون پر ہوئی کہ مسیح و مہدی و کرشن وغیرہ ایک ہی شخص کس طرح ہو سکتا ہے؟ یہ پوری تقریر انشاء اللہ آئندہ شائع کی جائیگی ✤ (۵) اس دفعہ کا جلسہ بفضل خدا کیا بلحاظ تعداد مہماناں کیا بلحاظ ایام انعقاد ہر طرح تمام سابقہ جلسوں سے بڑھ گیا۔ فالحمدللہ (۶) اب کے جلسہ میں بعض ایسی امتیازی خصوصیات اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیں جو پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ تفصیل انشاء اللہ تبصرہ میں دیں گے ✤ (۷) کثیر التعداد مرد و زن نے بیعت کی جن کی فہرست بعد میں شائع ہوگی ✤

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء

جلسہ سالانہ

نمبر ۲

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

بقیہ روز اول ۔ ابتدائی اجلاس

جب یہ ہونہار طلباء تقریریں کر چکے تو مکرمی شیخ صاحب صدر جلسہ نے اپنے تبصرہ کے رنگ میں سامعین کے ذہن نشین کیا کہ جن طلبا نے تقریریں کی ہیں انہیں تیاری کا کوئی موقعہ نہیں ملا پھر بھی انھوں نے خاصی قابلیت کا ثبوت دیا ہے اور سب سے بڑی قدر و عزت کے لائق بات یہ کہ ان کے خیالات سے انکے پاک دینی جذبات کا پتہ چلتا ہے اور ہم خدا کے فضل سے توقع کر سکتے ہیں کہ آگے چلکر یہ ہونہار پودے باغ اسلام کے بڑے شاندار درخت ہونگے۔ شیخ صاحب نے جدا جدا ہر مقرر کی تقریر پر ریویو کیا جو بجائے خود نہایت موثر اور سبق آموز تھا شیخ صاحب نے اپنی پریزیڈنشیل تقریر کے دوران میں احمدی قوم کو جتلایا کہ یہ دینی برکات اور مسلم حقیقی کے مطلب کی امتیازی خصوصیات آپ اور کسی درسگاہ میں نہ پائینگے۔ اسواسطے اپنے بچوں کو بغرض تعلیم یہاں بھیجنے کی طرف افراد جماعت کی خاص توجہ ہونی چاہیئے۔ شیخ صاحب کی قابل قدر تقریر بھی اگر مربوط و مسلسل شکل میں مہیا ہوسکی تو انشاء اللہ درج اخبار کرنے کی کوشش کی جائے گی ؛

پھر عزیز **نذیر احمد خان** نے جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کا کورس پورا کرکے خدمت دین کے شوق ما فوق میں داخل مبلغین کالج ہوگئے ہیں ایک خاصی طویل تقریر تبلیغ احمدیت کے اہم مبحث پر کی جسمیں انھوں نے ایک اچھے مبلغ کیطرح آیات واحادیث کے حوالجات سے اپنے بیان کو مزین و مستحکم کیا۔ اور ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر کی دلنشین تفسیر کرتے ہوئے بڑی سلاست روانی اور وضاحت کے ساتھ بتلایا کہ خدا تعالی کی پاک کتاب ہمیں فرض تبلیغ ۔ طریق ادائے فرض اور اسکے نتائج و برکات (حصول فلاح) وغیرہ سب کچھ سکھاتی ہے۔ اسپر کاربند ہونا ہمارا کام ہے۔ سب سے بڑے مبلغ ماموربن ہوتے ہیں پھر انکے پیرو انکے مشن کی تکمیل کرنیوالے ۔ یہ تقریر بھی ہر پہلو سے قابل تعریف تھی اور اس کا پورا حصل بھی ہم انشاء اللہ کسی آیندہ اشاعت میں ناظرین کرام تک پہنچانے کی کوشش کرینگے ؛

ان کے بعد **مولوی نظام الدین** صاحب طالب علم مبلغین کالج نے اسمہ احمد کے متعلق بہت سے قیمتی خیالات اور قابل قدر معلومات بیان کیں جن کا خدام سلسلہ کو ضرور علم ہونا چاہیئے۔ آپکی تقریر کا خلاصہ بسند آیت و حدیث یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہی وہ **احمد نبی اللہ** ہیں جنکی مسیح ناصری علیہ السلام نے بشارت دی تھی۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا ۔ حاضرین جلسہ نے نماز ظہر و عصر مسجد نور میں ادا کی ؛

بعد نماز کے اخویم مکرم ماسٹر شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر **نور** کا لیکچر تھا۔ جو اگرچہ چند روزہ علالت کے سبب لیکچر کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن حضرت اقدس ایدہ اللہ کا ارشاد عالی معلوم ہوتے ہی اس خدمت کے لئے تیار ہو گئے۔ آپکا لیکچر حسب معمول **آریہ اور سکھ** مذہب پر تھا آپنے پہلے ویدوں اور ستیارتھ پرکاش وغیرہ کے متعدد حوالجات سے اس امر کا ثبوت دیا کہ آریہ دھرم اپنے اصول و احکام میں ایک ناممکن العمل مذہب ہے اور مکتی یا نجات جو ایک سچے مذہب کا خاصہ اور اسکی پیروی کا ثمرہ ہونا چاہیئے اس کا دروازہ ویدک دھرم میں بند ہے۔ حاضرین شیخصاحب کی اس تقریر سے بہت محظوظ و متاثر ہوئے ۔ اسکے بعد سکھ مذہب کو لیا اور بتلایا کہ سکھ مذہب کے بانی باوا نانک علیہ الرحمۃ ہیں۔ جن کے متعلق اسوقت عام لوگوں میں تین قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ باوا نانک صاحب نہ ہندو تھے نہ مسلمان۔ دوم یہ کہ وہ ہندو تھے۔ سوم یہ کہ وہ مسلمان تھے۔ اب اس امر کی تحقیق کرنے کیلئے کہ کونسا فریق اپنے دعوی میں حق پر ہے ۔ اول تو ہم ہندوؤں کے کل عقائد لیتے اور دیکھتے ہیں کہ آیا باوا صاحب ان عقائد کے متعلق کیا فتوی دیتے ہیں اگر وہ ہندوؤں کے کل عقائد کی تائید کریں تو ہم مان لینگے کہ وہ ہندو تھے اور اگر تردید کریں تو لازماً ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ وہ ہندو ہرگز نہ تھے۔ چنانچہ ہندوؤں کا ایک ایک عقیدہ لیکر اور گرنتھ صاحب سے باوا نانک کے متعدد شلوکوں کے حوالے دیکر یہ بتلایا گیا کہ باوا نانک صاحب ہندوؤں کے کل مسلمہ عقائد کی تردید فرماتے ہیں۔ پھر اس کے بعد مسلمانوں کے کل مسلمہ عقائد کو لیکر اور حضرت باوا صاحب کے متعدد شلوکوں کے حوالجات سے بتلایا گیا کہ باوا صاحب نہ صرف خود **نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ** وغیرہ ارکان اسلام کے پابند تھے بلکہ آپ دوسروں کو بھی تاکید اکید فرماتے تھے۔ کہ نجات حاصل کرنے کے لئے نماز اور روزہ کی پابندی ضروری اور لازمی ہے ؛

پھر جنم ساکھی کلاں کے صفحہ ۲۵۰ کا حوالہ دیکر **حضرت مسیح موعود علیہ السلام** کے متعلق حضرت باوا صاحب کی پیشگوئی بتلائی۔ جسمیں باوا صاحب لکھتے ہیں :-

"پھیر مردانے کہیا کہ کیا کوئی خدا کا بھگت اور پیارا کبیر سے بھی بڑھ کر ہوگا ؟ تو شری گورو نانک جی نے کہا ہاں مردانیاں اک **زمیندار** ہوگا اور صد سال بعد کے زمانہ میں ہوگا۔ وہ صرف ایک خدا پر ہی توکل رکھے گا۔ مردانہ نے کہا کہ وہ کس جگہ ہوگا۔ اور کس ملک میں تو حضرت باوا صاحب نے جواب دیا کہ **وہ بٹالہ کی تحصیل میں ہوگا۔ اور وہ بھگت کبیر سے بھی بڑا ہوگا**"

اور علاوہ ازیں گرنتھ کے دیگر شلوکوں سے اور بھی صراحت اور وضاحت کے ساتھ اس اہم مضمون پر روشنی ڈالی گئی لیکچر کے ختم ہونے پر حاضرین کے اشتیاق کا یہ عالم تھا کہ کثرت سے لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ دو یا چار دن میں ہی اس لیکچر کو چھپوا دیا جائے۔ تاکہ ہم ساتھ لیتے جاویں۔ اور اخویم مکرم سیٹھ اللہ دین و اخویم مکرم عبداللہ بھائی نے یہ فرمایا کہ ہم اس لیکچر کا گجراتی میں ترجمہ کرینگے۔ کیونکہ گجراتی ہندوؤں کے دلوں میں باوا نانک کے لئے بڑی عزت و احترام ہے اور جب وہ دیکھینگے کہ باوا نانک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسقدر عاشق شیدا تھے اور حضور کی پاک تعلیمات کے تادم وصال پابند رہے۔ تو ضرور ان کے دلوں میں اسلام کی وقعت و عظمت قائم ہوگی۔ انشاء اللہ ؛

شام کو مسجد اقصےٰ میں حضرت اقدس ایدہ اللہ کا درس قرآن ہوا جس میں حاضرین کی ایک کثیر تعداد شامل تھی۔ اگرچہ پہلے بھی ہمیشہ صحن مسجد آدمیوں سے قریبًا بھرا ہوا ہوتا ہے لیکن چونکہ بہت سے معزز مہمان آج ہی تشریف لے آئے تھے۔ اس واسطے اور بھی سامعین کا شمار معمول سے بہت بڑھ گیا تھا اللھم زد +

درس قرآن کے بعد پہلے دن کا ابتدائی جلسہ جو کلہ ہال میں تلاوت قرآن سے شروع ہوا تھا۔ اس طرح مسجد اقصےٰ میں ذکر الٰہی پر ہی بخیر و خوبی ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک +

دوسرا دن - ۲۶ دسمبر

پہلا اجلاس - قبل از ظہر

آج کا جلسہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد کی صدارت میں پروگرام کے مطابق ۹ ½ بجے سے شروع ہوا۔ کارروائی جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن سے کیا گیا۔ فاضل مکرم حضرت مولنا مولوی حافظ روشن علی صاحب نے اپنے مشہور پرشوکت لہجہ میں خدائے ذوالجلال کا کلام پاک ۱۵ منٹ تک سنایا۔ ایسی باجبروت ہستی کا کلام جس میں بھی سورہ دہر جیسا پرہیبت حصہ پھر حافظ صاحب جیسے قاری کی قرأت۔ اللہ اللہ عجیب نظارہ ہوتا ہے +

بعد ازاں اخویم منشی قاسم علی خاں صاحب رامپوری معروف و متخلص بہ قادیانی نے اپنی نظم سنائی۔ آپکی خوش الحانی اور پڑھنے کا طرز بھی ماشاء اللہ جماعت بھر میں مشہور و مقبول ہے پھر نظم کا مضمون بھی بجائے خود کچھ کم زوردار اور معنی خیز و موثر نہیں چنانچہ مطلع فرماتے ہیں :-

ہزار شکر کریم قادیان کے احمد محمد آئے
ہزار صل علی محمد جو ہو کے محمود احمد آئے

(مرحبا) یہ نظم انشاء اللہ بعد میں پوری ہدیہ ناظرین کی جائے گی +

پونہ گھنٹہ تک ہمارے مکرم و معظم مولوی سید سرور شاہ صاحب کی تقریر ہوتی رہی جس کا نفس مضمون یہ تھا کہ "احمدی جماعت کا نصب العین کیا ہونا چاہیئے اور اسکے رستہ میں کونسے خطرات ہیں؟" - یہ تقریر بھی انشاء اللہ بعد میں چھاپی جائے گی +

آپ کے بعد اخویم مکرم شیخ عبد الرحمن صاحب فاضل مصری نے ام الالسنہ کے بحث پر ایک زوردار و پرمغز تقریر فرمائی جس میں آپنے خواجہ کمال الدین کے ادعائے عربی دانی کی خوب حقیقت کھولی۔ جیسا کہ ناظرین کرام اسکے شائع ہونے پر انشاء اللہ معلوم کرینگے۔ آپ کی اس تقریر پر روز اول کا پہلا اجلاس ختم ہوا اور تمام احباب جو گھنٹوں سے جمے بیٹھے تھے وضو وغیرہ کے لئے باغیچہ مسجد میں جس کے اندر چاروں طرف پانی کی نالیاں جاری ہیں جہاں تہاں پھیل گئے۔ اور اس طرح احمدیوں کے ایک انبوہ کثیر نے ایک ساتھ ایک ہی امام محترم کے اقتداء میں نماز ظہر و عصر ادا کی۔ جو حسب معمول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسہ کے موقعہ پر دو تین روز عمومًا جمع ہوا کرتی ہے +

دوسرا اجلاس

بعد نماز کے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ایک تقریر فرمائی جو اس مژدہ جانفزا پر مشتمل تھی کہ قرآن کریم کے ترجمہ انگریزی کا پارہ اول چھپ کر آ گیا ہے جس کے لئے مہینوں سے اس قدر شاقہ محنتیں برداشت کی جا رہی تھیں کہ ہرگز کوئی شخص بغیر تائید و نصرت الٰہی کے ان سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا جس میں فضلائے انگریزی و عربی و علوم اسلامیہ کی ایک معتمد کمیٹی کے علاوہ حضور ممدوح خود بھی باوجود کم فرصتی اور خرابیٔ صحت کے کبھی نگرانی و جانفشانی کی ناغہ گوارا نہ فرماتے تھے۔ جس پر ہزارہا روپیہ کمال شوق سے خرچ کیا گیا اور جسکے متعلق حضور کی دلی خواہش تھی کہ جلسہ تک کسی طرح تیار ہو کر ضرور آ جائے۔ مگر آج سے پہلے مدراس کے آخری خطوط یہ آرزو پوری ہونے سے مایوسی دلاتے تھے۔ یہ ترجمۃ القرآن بفضلہ تعالیٰ عین وقت پر یعنی جلسہ کی تواریخ مشتہرہ کے پہلے ہی روز حضرت تک پہنچ گیا۔ فالحمد للہ۔ کیا یہ خدائے تعالیٰ کی خاص نصرت کا نشان نہیں کاش کہ خلافت حقہ کے بداندیش ان واقعات سے نصیحت حاصل کریں اور ہوش میں آئیں کہ جس شخص کا خود خدائے قوی و قادر حامی و مددگار ہو۔ اسکی مخالفت کر کے کوئی کیا فلاح پا سکتا ہے؟ +

حضور نے بڑی مسرت کے لہجہ میں یہ مختصر تقریر فرمائی جسکے دوران میں آپنے اس ترجمہ کی اشاعت وغیرہ کے متعلق قریبًا اسی قسم کی ہدایات اپنی جماعت کو دیں جن کا پہلے بھی ذکر آ چکا ہے +

بعد میں مولنا حافظ روشن علی صاحب کی زبردست تقریر ہوئی جس کا عنوان یہ تھا کہ **ہم احمدی کیوں بنے؟** یہ تقریر ایسی مؤثر اور سبق آموز تھی کہ ڈیڑھ گھنٹے سے سوا وقت اسپر خرچ ہو گیا تب بھی حاضرین ہمہ تن گوش بنے سنتے رہے آپنے اپنی لطیف - پرمغز - عالمانہ و سبق آموز مگر با اینہمہ عام فہم تقریر میں سب سے پہلے اس امر کی توضیح فرمائی کہ اس سوال کے کہ "ہم کیوں احمدی بنے؟" تین پہلو ہو سکتے ہیں اور تین ہی اسکے مناسب حال جواب۔ اول یہ کہ کن وجوہ و اسباب نے ہمیں احمدی بننے پر مجبور کیا؟ دوسرے یہ کہ احمدی بننے کی غرض و غایت مقصود کیا سمجھ کر ہم نے احمدیت کو قبول کیا؟ تیسرے یہ کہ اگر ہم نے احمدی بنکر اس کا کوئی پھل نہ پایا تو کیوں بنے تھے؟ اسی کے ضمن میں آپنے مختلف مثالوں سے کمال عمدگی کے ساتھ یہ امر سامعین کے ذہن نشین کیا کہ ہم نے جو اپنے پچھلے تعلقات کو خیرباد کہا اور طرح طرح کی تکالیف اور قربانیاں گوارا کیں کیا یونہی عبث؟ ایک درخت جب جنگل سے کاٹا جاتا۔ چیرا جاتا۔ اور اسکی لکڑی کاٹ پیٹ کے ایک صندوق کی شکل میں لائی جاتی ہے تو کیا اسپر یہ ساری سختیاں یونہی رائگاں روا رکھی جاتی ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ کوئی قیمتی متاع رکھنے کو یہ ساری زحمت خیز تبدیلیاں عمل میں لائی جاتی ہیں۔ اور کہاں جنگل کی ٹھنڈی ہواؤں بہتے پانیوں وغیرہ انواع و اقسام کی قدرتی بہاروں اور آزادی سے محروم کر کے گھر کی چار دیواری میں جو اسکو اور کوئی اور چیز اس میں بند کرتے ہیں تو یہ انقلاب دراصل اسکی قدر و قیمت بڑھانے والا ہوتا ہے نہ کہ لایعنی و بے سود۔ پس ہم پر بھی جو اتنے سارے انقلاب وارد ہوئے ہیں تو قدرت کا یہ فعل اور فضل ربی کے یہ تصرفات ضرور اسبات پر دلالت کرتے ہیں کہ ہم میں کوئی بڑی ہی قیمتی امانت سونپی گئی ہے جسکی ہمکو بہت قدر کرنی چاہیئے اگر ہم نے صحیح معنوں میں احمدی یعنی خدا کا خالص بندہ بننے

نہ دکھلایا جس کے ارادہ کے ماتحت یہ سب کچھ ہوا ہے تو پھر ہمارا احمدی بننا بیکار ہوگا - اور سوال زیر بحث کی تیسری صورت ہم پر چسپاں ہوگی کہ ہم نے احمدیت کا کچھ بھی نہ پایا تو کیوں احمدی بنے تھے؟

حافظ صاحب کی تقریر کے بعد ہمارے مکرم مولوی غلام رسول صاحب فاضل بگوی کا اسم گرامی درج پروگرام تھا لیکن حافظ صاحب کی تقریر نے اتنا وقت لے لیا کہ نماز شام میں تھوڑا ہی عرصہ باقی رہ گیا تھا - پھر بھی مولنا موصوف سٹیج پر آئے کہ زیادہ نہیں تو تھوڑی دیر ہی شائقین کی سامع نوازی فرمادیں کیونکہ لوگ اور بالخصوص جو اُردو کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے - آپکی تقریر کمال ذوق و شوق سے سنتے ہیں جو باوجود عام فہم پنجابی بولی ہونے کے بڑے بڑے حقائق و معارف سے ایسی لبریز ہوتی ہے کہ مشکل سے مشکل مسائل باتوں باتوں میں ذہن نشین ہو جاتے ہیں - آپکا مضمون اصل میں اصحاب الفیل کے متعلق تھا جسمیں آپ بہت سی زیر بحث اہم باتیں بیان فرمانے کا ارادہ رکھتے تھے مگر ناگہاں یہ خبر لگنے پر کہ آپکو وعظ کہنا ہوگا اس مضمون کو ترک کر دینا پڑا - اور سٹیج پر آن کر آپنے شروع ہی میں یہ فرمایا کہ لوگ تھکے ہوئے ہیں اور میرا مضمون "وعظ" ایسا واقع ہوا ہے کہ اسمیں اپنے پیشرو بزرگوں یعنی حضرت اقدس کے کلمات طیبات اور حافظ روشن علی صاحب کے افاضات سے بڑھ کر میں اور کیا وعظ کہہ سکتا ہوں - گویا انکی گونا گوں نعمتوں سے سیر ہو چکے ہوں - روکھی سوکھی سستی روٹی سے تواضع کرنا ہے - مگر خیر میں بطور تعمیل ارشاد کچھ نہ کچھ بیان کئے دیتا ہوں جو شاید موٹی موٹی عام فہم باتیں ہونے کے سبب پنجابی بولنے والے دوستوں کے لئے کچھ مفید ہو سکیں - پھر آپنے باوجود اس کسر نفسی کے وہ کچھ بیان فرمایا کہ خاص و عام عش عش کرتے تھے ماشاء اللہ چند قیمتی نکات تو حاضرین کو بہت ہی پسند آئے مثلاً آپ نے ہلال و بدر کی مثال سے یہ دقیق مسئلہ کمال خوبی کے ساتھ ہر کس و ناکس کے اچھی طرح ذہن نشین کر دیا - کہ **چودھویں کا چاند** (مسیح موعود) وہی تو ہے جو چاند رات کے وقت تھا - (یعنی رسول کریم) پس اس کا پہلی حالت سے بڑھ چڑھ کر شاندار ہونا محل اعتراض کیونکر ہو سکتا ہے؟ اسی طرح پیغام کے ایک پچھلے پرچہ میں جو کسی ناخدا ترس بیباک نے سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ محمود نام وہ ہاتھی قرار دیا ہے جسکو اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کے مسمار کرنے کے لئے مخصوص کیا تھا - اس کا مولنا صاحب نے نہایت برجستہ علمی و تاریخی جواب ایسا دیا ہے کہ حُساد . . . کی ساری مشیخت خاک میں ملجائے گی اور تاریخ دانی کے مدعی نادان کو مارے شرم کے شائد پھر کبھی منہ دکھانے کی جرأت نہ پڑے +

تیسرا دن - ۲۷ دسمبر

پہلا اجلاس - قبل از ظہر

سب سے پہلے حافظ جمال احمد صاحب نے پاؤ گھنٹہ تک تلاوت قرآن کی - اسکے بعد حقانی صاحب نے اپنی نظم پڑھی - پھر نماز کے وقت تک حضرت اقدس کی پہلی تقریر ہوئی - جو انشاء اللہ پوری یا تو بذریعہ اخبار کسی آیندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین ہوگی یا علیحدہ چھپ کر +

دوسرا اجلاس - بعد نماز ظہر و عصر

اول حضرت اقدس نے اپنی تقریر اول کا باقی حصہ پورا فرمایا جسمیں دو گھنٹے کے قریب لگے ہونگے - پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق شہادتیں پیش ہوئیں جو قلمبند شدہ پہلے سے حضرت کی خدمت میں پہنچی ہوئی تھیں اور جنسے خواجہ کمال الدین کی خطرناک چال کا طلسم ٹوٹتا ہے + رات کے وقت میر محمد اسحق صاحب فاضل نے ایک گھنٹے تک اختلاف سلسلہ پر زبردست تقریر فرمائی جسے پیامی فتنہ کے زہر کا تریاق کہنا چاہیئے +

چوتھا دن - ۲۸ دسمبر

پہلا اجلاس - قبل از ظہر

سب سے پہلے میر داؤد علی صاحب نے تلاوت قرآن کی - پھر حضرت میر حامد شاہ صاحب نے اپنی نظم سُنائی - بعد ازاں صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ سُنائی گئی - جس کے اختتام پر اجلاس بغرض ادائے نماز برخاست ہوا - اس رپورٹ پر ہم انشاء اللہ کسی آیندہ اشاعت میں ایک نظر ڈالینگے +

دوسرا اجلاس - بعد از ظہر و عصر

حضرت کی تقریر ہوئی جو مغرب کے وقت تک مسلسل ہوتی رہی - دوران تقریر میں حضور کا پُر شوکت لہجہ آپکے رعب جلال دولت و اقبال کا پتہ دیتا تھا جسکی خبریں دشمنان خلافت کی امیدوں کے بچے کھچے کھنڈرات پر اور بھی بجلی بنکر گرتی ہونگی - حضور کی یہ زبردست تقریر جماعت کے لئے نہایت ہی اہم معلومات اور قیمتی ہدایات پر مشتمل تھی - جس سے اگر آپکے غلام بتوفیق باری فائدہ اٹھائیں تو ہر یگانہ بیگانہ خو (منافق) اور ہر بیگانہ یگانہ رو (مخالف ظاہر دار) کے شر سے محفوظ رہ سکتے ہیں - اس تقریر کے بعد دیر تک حضرت اقدس نے مع ہزارہا حاضرین جلسہ کے بڑے خشوع و خضوع سے دعا مانگی - پھر نماز مغرب و عشاء ملاکر پڑھی گئی - جسکی پہلی رکعت ہی میں ہلکی ہلکی بوندوں نے آن کر خبر دی کہ جیسے

"اے خدا زود آ و برما آب نصرت ہا ببار"

کہنے والے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے درد بھرے دل کی دعائیں اکارت نہیں گئیں ویسے ہی اس کے جانشین برحق کی دعاؤں کے تیر بھی انشاء اللہ خطا نہ جائینگے - (باقی آیندہ)

فی امان اللہ! واللہ خیر حافظا -

۲۶ - دسمبر کی اشاعت میں ہم جس تپاک اور مسرت سے اپنے آنیوالے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا تھا آج (۳۱ دسمبر کو) اُسی اخلاص سے مگر بجائے مسرت حسرت کے ساتھ انھیں بادل پُر غم و چشم پُر نم رخصت کرتے ہیں - خدا تعالیٰ سب بھائیوں کو ساتھ خیر کے اپنے اپنے گھر پہنچائے اور وہاں جملہ متعلقین کو بہمہ وجوہ خوش و خرم پائیں - آمین - آپ صاحبان کا دارالامان آنا ہمارے لئے شبانہ روز رونق کا موجب اور آپکے واسطے جاذب برکات خلافت تھا - تو جہاں تہاں پھیلکر اطراف عالم میں احمدیت کی بھینی بھینی مہک پہنچانا بھی خدا کرے - آپ کے اور دوسروں کے نیز سلسلہ حقہ کے واسطے بہت سی برکتوں اور فضال [illegible]

مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محلی سے ایک دلچسپ مکالمہ

"۷- نومبر کو میں بغرض تقسیم تبلیغی اشتہار بعنوان "اِنَّ لَمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ الخ خاص طور سے مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محلی کے درِ دولت پر بہمراہی اخویم مولوی خیر الدین و مولوی حسام الدین احمد گیا۔ بعد سلام مسنون مولوی صاحب اس دستہ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ آپ مرزا صاحب کو خواجہ صاحب کیطرح مانتے ہیں؟ مَیں نے جواب دیا کہ میں حضرت مسیح موعودؑ مرزا صاحب کو بموجب فرمانے جناب رسالتمآب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی اللہ مانتا ہوں۔ اور مسیح ناصریؑ کو وفات یافتہ مولوی صاحب نے فرمایا کہ خاتم النبیین کے بعد نبی نہیں آسکتا جواباً عرض کیا گیا کہ حضرت ابو الحسنات مولانا مولوی عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مولوی عبد الباری صاحب کے برادر حقیقی) نے اپنی کتاب دافع الوسواس فی اثر ابن عباسؓ میں صاف لکھدیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے زمانے میں اور بعد آپ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں البتہ صاحب شرع جدید کا ہونا ممتنع ہے۔ سنکر فرمایا کہ یہ کہاں لکھا ہے؟ کتاب مذکور منگوائی گئی مولانا نے اپنے ہاتھ سے مجھے کتاب دی اور کہا کہ صفحہ نکال دیجیئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی روح مقدس نے کام کیا۔ کتاب کھولتے ہی ورق نکلا۔ باواز بلند میں نے حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ "ہوتے" سے کیا مُراد ہے؟ میں نے کہا کہ آپ ہی سمجھیں۔ اردو کا لفظ ہے کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اس حقیقت کو ٹالکر خارج از بحث فرمانے لگے کہ آپ لوگ غلط حوالے بہت دیتے ہیں بھلا یہ تو بتائیں لو کان عیسٰی و موسٰی حیّین الخ ابن کثیر میں کہاں لکھا ہے؟ جوابدیا ابن کثیر منگوایئے نکال دوں۔ مولوی صاحب نے اپنی کتب کی الماری کیطرف نظر ڈالی اور کہا کہ اچھا میں اسکو دیکھ لونگا مگر مجھ کو آپ گھر سے صفحہ تحریر فرماکر بھیجدیں میں نے اسکو قبول کیا۔ چونکہ نماز مغرب کا وقت ہوگیا تھا۔ مولوی صاحب نے ہم سے (ہنسکر) پوچھا کہ کیا آپ لوگ بھی نماز پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا بیشک یہ کہہ مولوی صاحب خود تو مع ہمراہیان مسجد چلے گئے اور ہمیں تاکید کر گئے کہ ہم انکی قیامگاہ پر ٹھہرے رہیں۔ اس کے بعد آکر مجھ سے ہی مخاطب ہوئے۔ مگر چونکہ برادرم خیر الدین نے مولوی صاحب سے گفتگو کرنیکا شوق ظاہر کیا اس لئے میں خاموش ہوگیا۔ اور ان کو بولنے کی اجازت دی۔ مولوی صاحب نے اخویم خیر الدین سے مخاطب ہوکے فرمایا:

مولوی عبد الباری صاحب:۔ حدیث صحیح میں آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعوٰی کرنیوالوں کو کاذب اور دجال کہا گیا ہے لہذا ہم کسی کو نبی تسلیم نہیں کر سکتے۔ نیز ظلی اور بروزی سے کیا مطلب ہے +

احمدی (مولوی خیر الدین صاحب) حدیث صحیح میں مسیح موعود کو نبی اللہ کہا گیا ہے اور مسیح موعودؑ نے نبوت کو آنحضرت صلعم کے فیض سے حاصل کیا ہے اور یہی معنے ظلی اور بروزی کے ہیں۔ لہذا دونوں حدیثوں میں تطبیق یوں ہے کہ جو شخص آنحضرت صلعم کے فیض سے اور آپ سے الگ ہوکر نبوت کا دعوٰی کرے وہ کاذب اور دجال ہے مگر مسیح موعودؑ باوجود امتی ہونیکے نبی ہیں اور انہی معنوں میں آنحضرت صلعم نے آپ کو نبی اللہ فرمایا +

مولوی صاحب۔ مرزا صاحب کے بارے میں ایک ہمارے بزرگ کہا کرتے تھے کہ مرزا صاحب نے ایک نقشبندی صوفی سے سلوک کی منزلوں کو طے کیا۔ اور ایک استغراقی حالت جو سلوک میں ہوتی ہے جب آدمی اس استغراقی حالت میں پہنچتا ہے تو عالم مثال میں بعض چیزوں کو دیکھتا ہے اور ان چیزوں کو سمجھتا ہے کہ میں ہی ہوں۔ حالانکہ وہ خود نہیں ہوتا بلکہ دوسری چیز ہوتی ہے۔ اسی طرح جب مرزا صاحب عالم استغراق میں تھے اور اس حالت میں وہ کچھ دیکھتے ضرور تھے اور اس پر ان کو کامل یقین ہوتا تھا۔ اور اس بات پر کامل یقین رکھتے تھے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں سچ ہے برعکس اس کے سر سید جو کچھ کہتا تھا اسے اس پر یقین نہ ہوتا تھا +

احمدی۔ اگر کسی شخص پر عالم کشف میں کچھ ظاہر کیا جائے اور جو کچھ اس نے دیکھا اسکی وہ دُنیا کو اطلاع دے چکا ہو اور پھر کچھ مدت کے بعد ویسا ہی ظہور میں آجائے تو کیا یہ نہیں ماننا پڑے گا کہ جو کشف یا کلام اس پر نازل ہوا وہ منجانب اللہ ہے؟ مثلاً حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے گھر میں فرزند ہونیکی دُعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپؑ پر ظاہر کیا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اس بات کا نشان کہ وہ تیری دُعا سے ہوگا یہ ہوگا کہ پیدا ہونے کے بعد اسکے جسم پر پھنسیاں ہونگی۔ سو الحمد للہ کہ ایسا ہی ظہور میں آیا +

(۲) سعد اللہ لدھیانوی کی نسبت اللہ تعالےٰ نے مسیح موعودؑ سے فرمایا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ اس الہام کی اطلاع سعد اللہ کو دیگئی۔ اور اسکی اشاعت بھی کی گئی۔ اس الہام کے بعد ایک مدت تک وہ زندہ بھی رہا لیکن اسکے ہاں پھر کوئی اولاد نہ ہوئی اور جیسا کہ مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر خبر دی تھی ویسا ہی ہوا۔ کیونکہ پھر وہ مر گیا اور اسکے بیٹے کے بھی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ غرضکہ خدا نے اپنے کلام پر اپنے فعل سے مُہر تصدیق لگادی +

(۳) پنڈت لیکھرام کا واقعہ جو آپ استفتاء میں پڑھ چکے ہیں (مولوی صاحب استفتاء پڑھ چکے ہیں) کس طرح مبرہن طور سے پورا ہوا۔ الغرض ایسے صدہا نشانات ہیں جنکی اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت اطلاع دی اور وہ لفظ بلفظ پورے ہوئے کیا یہ استغراقی حالت تھی؟ یہ استغراقی حالت نہیں بلکہ جو کچھ کوئی نبی دیکھتا ہے وہ سچ ہوتا ہے اور اس کا ثبوت واقعات موعودہ زبان حال سے دیتے ہیں +

مولوی صاحب۔ کیا آپنے مقدمہ ابن خلدون پڑھا ہے؟

احمدی۔ جی ہاں میں نے سب پڑھا ہے آپ فرمائیں کیا بات ہے؟ +

مولوی۔ اچھا تو اس میں صاف لکھا ہے کہ اگر انسان یکسوئی کرکے لوح دل پر نظر دوڑائے تو اسکو غیب کی خبریں معلوم ہو سکتی ہیں +

احمدی جیسا کہ آپ فرماتے ہیں اگر مقدمہ ابن خلدون کو سچا مانا جائے۔ تو قرآن شریف کو چھوڑنا پڑتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی اظہار علی الغیب کا مرتبہ سوائے رسولوں کے کسی کو نہیں بخشا جاتا۔ نیز غیب کا جاننے والا خدا ہے۔ خدا نے اپنے کلام میں یہ کہیں نہیں فرمایا کہ انسان اپنی کوشش سے غیب پر اطلاع پا سکتا ہے +

مولوی صاحب - یہاں غیب کے معنے صفات الٰہیہ کے ہیں یعنے اللہ تعالیٰ اپنے صفات پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا مگر اسی کو جسکو وہ اپنے رسولوں میں سے پسند فرمائے (ناظرین نوٹ کریں مولوی صاحب نے کیا عمدہ تفسیر کی ہے جو آپکی علمیت پر دال ہے) +

احمدی - مولوی صاحب یہ تو فرمائیں کہ آنحضرت صلعم اور دیگر انبیاء سابقین نے جو پیشگوئیاں کیں تو کیا ان سب نے نعوذ باللہ اسبات کی پہلے سے مشق کر لی تھی کہ انپر غیبی امور کھولے جائیں اور کیا وہ لوح دل پر نظر دوڑاتے رہتے تھے کہ اخبار غیب انھیں معلوم ہو جائیں ؟

مولوی صاحب - نہیں انبیاء کو تو خدا بتایا کرتا ہے +

احمدی - پس مسیح موعودؑ کو بھی خدا نے اطلاع دی - کیونکہ آپ بھی نبی اللہ تھے - اور یہ کسی مشق کا نتیجہ نہیں بلکہ جیسے سنت اللہ ہے کہ وہ انبیاء پر اظہار علی الغیب کرتا ہے اسی طرح اس نے اپنے برگزیدہ نبی مسیح موعود کو اطلاع دی +

مولوی صاحب - اگر ہم اس بات کو مان بھی لیں تو مرزا صاحب پر ایمان لانے یا نہ لانے سے کوئی حرج نہیں کیونکہ ایسے لوگوں کو انبیاء کہتے ہیں جو نہ نبی ہوتے ہیں نہ غیر نبی اور نہ کوئی شریعت لاتے ہیں +

احمدی - کیا آپکا یہ عقیدہ ہے کہ جتنے انبیاء آئے وہ سب شریعت لے کر آئے - ؟

مولوی صاحب - بیشک سب نبی احکام لیکر آئے +

احمدی - حضرت ہارونؑ صاحب شریعت تھے یا حضرت موسےٰ دونوں پر توریت نازل ہوئی تھی یا ایک پر ؟ +

مولوی صاحب - توریت حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی - حضرت ہارونؑ کو حکم ہوا کہ اسکی پیروی کرو +

احمدی - پس ثابت ہوا کہ حضرت ہارونؑ صاحب شریعت نبی نہ تھے - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حضرت ہارونؑ کا ماننا یا نہ ماننا برابر ہے اور نہ ماننے میں کوئی حرج نہیں ؟

احمدی - آپ پہلے فرما چکے ہیں کہ غیر تشریعی نبی کا ماننا نہ ماننا برابر ہے - لہذا آپ نے اپنے قول کی خود تردید فرما دی +

مولوی صاحب - اصل وہ صوفیا کرام کی اصطلاح ہے اسلئے میں نے چاہا کہ اسکو بھی رد نہ کروں - ورنہ در اصل یہ میرا اپنا خیال نہیں +

احمدی - خیر کسی کا خیال ہو ہے غلط - مگر یہ تو بتائیں قرآن شریف نے جھوٹے اور سچے نبی کی کیا شناخت رکھی ہے ؟

مولوی صاحب - آپ ہی فرمائیں +

احمدی - نبی کریم صلعم کے وقت میں دو جھوٹے مدعی نبوۃ پیدا ہوئے تھے جن کا انجام بتاتا ہے کہ وہ جھوٹے تھے - لہذا سچوں کے لئے خدا تعالیٰ کی تائیدات ہوتی ہیں اور جھوٹا ناکام و نامراد جاتا ہے - چنانچہ سورۃ الحاقۃ میں جھوٹے کے لئے سخت وعید ہیں - ولو تقول علینا بعض الاقاویل لقطعنا منہ بالوتین - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود کامیاب و بامراد گئے +

مولوی صاحب - ہرگز کامیاب ہو کر نہیں گئے اور یہی تو ہمارے پاس سب سے بڑی دلیل ہے کہ وہ نبی نہیں تھے +

احمدی - جب مسیح موعودؑ اکیلے تھے اسوقت اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ الہام فرمایا "کہ میں تجھے امام بناؤں گا اور ایک دنیا کو تیری طرف رجوع کرونگا - تیرے پاس لوگ دور دور سے اور کثرت سے آئینگے کہ تو ملاقات کرتے کرتے تھک جائے گا - یاتوک من کل فج عمیق - اس کثرت سے لوگ آئینگے کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے کچھ لوگ ہجرت کر کے آئینگے جو اصحاب الصفہ کہلائینگے میں تجھے شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک شہرت بخشوں گا -" +

اس کلام کے شائع کرنے کے بعد تمام علماء اور دیگر مذاہب والوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام پورا نہ ہونے پائے لیکن اس زبردست قادر قیوم کے مقابلے میں یہ زمینی کیڑے کیا حقیقت رکھتے ہیں خدا نے ان سب روکوں کو دور کر کے اپنے کلام کی سچائی دنیا پر اس طرح ظاہر کی کہ اپنے فرستادہ مسیح موعودؑ کو اپنی نصرت اور تائیدات بخشیں اور اپنے کلام مقدس کی تصدیق اپنے فعل سے کر دکھائی - اور یہ ثابت کر دیا کہ یہ اسی کا کلام ہے مسیح موعودؑ بفضل خدا چار لاکھ سے متجاوز جماعت صالحین چھوڑ کر دنیا سے بامراد اور کامیاب انبیائے سابقین کیطرح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا - پس حضرت مسیح موعود کو بے نظیر کامیابی ہوئی اور آپکے مخالف خائب و خاسر ہی رہے +

مولوی صاحب - ان کا ذمہ تو کسر صلیب تھا سو صلیب تو ٹوٹی ہی نہیں اور دنیا کا ایک مذہب بھی نہ ہوا لہذا کامیابی نہیں ہوئی

احمدی - صلیب حجت اور برہان سے توڑ دیگئی - کیونکہ صلیبی عقائد کا باطل ہونا اظہر من الشمس ہو گیا - کل دنیا کا ایک مذہب کو ماننا قرآن شریف کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ الخ پس اس سے ثابت ہے کہ قیامت تک مسیح کو ماننے والے اور نہ ماننے والے موجود رہینگے - (۲) ولا یزالون مختلفین الایہ - اور ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے - لہذا آپکا یہ فرمانا غلط ہے کہ دنیا کا ایک مذہب ہو جائے - نیز آیت محولہ بالا میں آجکل مسیح کو ماننے اور نہ ماننے والے کون ہیں ؟

مولوی صاحب - جب کافروں کا وجود ہی نہیں رہے گا تو وہ مغلوب ہو گئے - (دوسری آیت کا مولوی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا) اور اس آیت میں مسیح کی پیروی کرنے والے مسلمان ہیں - اور منکرین نصاریٰ اور یہودی ہیں +

احمدی - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ متبعین مسیح مسلمان لوگ بموجب آپکے عقیدہ کے نصاریٰ یہود پر غالب ہیں ؟ +

مولوی صاحب - نہیں ! نہیں ! یہاں پر ظاہری غلبہ مراد نہیں +

احمدی - پس آپ اسی طرح سمجھ لیں کہ مسیح موعود کے لئے یہی ظاہری غلبہ مراد نہیں - بلکہ حجج و براہین کا غلبہ ہے کیونکہ اس کے لئے آیا ہے یضع الحرب الخ - نیز آپ کا یہ عقیدہ بھی از روئے قرآن غلط ہے کہ کل دنیا کا ایک مذہب ہو جائیگا جس کا ثبوت ہم دے چکے ہیں +

مولوی صاحب - ہم ایک ایسی قطعی الدلالت آیت پیش کرتے ہیں کہ مسیح دوبارہ آئینگے اور وہ آیت یہ ہے وان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ الخ +

احمدی - یہ آیت متشابہات میں سے ہے اور تمام مفسرین اس میں اختلاف کرتے آئے ہیں - لہذا یہ قطعی الدلالت کس طرح ٹھہر سکتی ہے +

مولوی صاحب - متشابہات کا قرآن میں کہاں ذکر ہے ؟ اور متشابہات کہکر آپکا پیچھا نہیں چھوٹ سکتا +

احمدی - متشابہات کا ذکر قرآن کریم پارہ سوم سورۃ آل عمران

رکوع اول میں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ ھوالذی انزل علیک الکتٰب منہ اٰیٰت محکمٰت ھن اُمّ الکتٰب واُخر متشابھات۔ خیر آپ اس آیت کے معنے کریں اور اسمیں جو ضمائر ہیں انکے مرجع کی تعیین کریں تاکہ مزید غور ہو +

مولوی صاحب۔ اسکے معنے ہیں کہ کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں ہے جو مسیح پر مسیح کی موت سے پہلے ایمان نہیں لے آئے گا +

احمدی۔ یہ معنے آپکے مشاہدہ کے خلاف ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے اہل کتاب مرے جاتے ہیں اور صدہا مر چکے ہیں مگر کوئی مسیح پر ایمان نہیں لاتا +

مولوی صاحب۔ ہاں میں اسمیں ایک بات چھوڑ گیا تھا وہ بھی اسکے ساتھ شامل کر لیجئے۔ وہ یہ کہ مسیح جب آسمان سے نازل ہونگے اسوقت کوئی اہل کتاب نہ ہوگا جو ان پر انکی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے +

احمدی۔ ”جب آسمان سے نازل ہوگا“ یہ کس لفظ کے معنے ہیں +

مولوی صاحب۔ یہ حدیث میں سے لئے گئے ہیں کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو نماز کا وجود بھی قرآن سے ثابت نہیں ہو سکتا +

احمدی۔ نماز کے لئے قرآن شریف میں صریح حکم ہے اقیموا الصلوٰۃ۔ اب اقیموا الصلوٰۃ کے معنے کرنے کے لئے ہم کسی حدیث کے محتاج نہیں بلکہ خود آیت صریح طور پر واضح معنے بتلاتی ہے۔ اور آپ ”جب آسمان سے نازل ہوگا“ اپنے پاس سے ملاتے ہیں جو آیت میں موجود نہیں نیز یہ آپکا صرف دعویٰ ہے کہ آسمان سے اُتریگے۔ اور طرفہ یہ کہ آپ اسی کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ لہذا ہم نے یہ واضح طور سے ثابت کر دیا۔ کہ آپ کا عقیدہ از روئے قرآن غلط ہے آخر میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ وہ کونسے وجوہات تھے جنکے سبب یہود نے مسیح ناصریؑ کا انکار کیا +

مولوی صاحب۔ یہ ہی جو رسول اللہ صلعم کے انکار کے وجوہ تھے یعنی معجزات کو دیکھ کر انکار کرتے تھے اور اس سے زیادہ مجھے ان کی کتب سے واقفیت نہیں +

احمدی۔ آپ کسی معتبر یہودی سے دریافت کر سکتے ہیں کہ وہ اس بارے میں کونسے وجوہات پیش کرتے ہیں۔ سُنیئے سب سے بڑی

بات وہ یہ پیش کرتے ہیں کہ مسیح کو تلوار کے ساتھ آنا چاہیئے تھا۔ اور ہماری سلطنت اور غلبہ ظاہری ہونا چاہیئے جیسا کہ آپ ابھی فرما چکے ہیں کہ مسیح موعود کو تلوار کے ساتھ آنا چاہیئے تھا۔ اور غلبہ ظاہری ہونا چاہیئے تھا۔ بس غور کریں عجیب مماثلت ہے +

والسلام

خاکسار مرزا اکبر الدین احمد۔ بشیرت گنج۔ لکھنؤ +

مسیح موعود محمد است و عین محمد است

نمبر ۴

شہزادہ عبد اللطیف شہید کابل کے آخری الفاظ

اس مضمون کے تیسرے نمبر میں ہمنے آنحضرت صلعم کی حدیث اسمہ کاسمی یدفن معی فی قبری سے اس امر کا ثبوت دیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ تام۔ کام اور مقام کے اعتبار سے گویا آنحضرت صلعم کا ہی وجود ہیں۔ اور آپ میں اور آنحضرت صلعم میں ایک ذرہ بھر بھی فرق نہیں۔ سوائے اسکے کہ مسیح موعود شاگرد اور آنحضرت صلعم اُستاد ہیں۔ لیکن یہ فرق نام۔ کام۔ اور مقام کے اعتبار سے نہیں۔ بلکہ ذریعہ یا وجہ حصول نبوت کے اعتبار سے ہے۔ اب میں اس مضمون میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے بصراحت اس امر کو لکھا ہے کہ مسیح موعود درحقیقت محمدی حقیقت کا مظہر تام اور آپکے وجود کا آئینہ ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلعم اپنی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانیہ کے ساتھ اوّلین میں مبعوث ہوئے ہیں ایسا ہی وہ آخرین میں بھی اسی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانیہ کے ساتھ مبعوث ہوئے۔ اور جیسا کہ فیض آنحضرت صلعم کا صحابہ پر جاری ہوا۔ ایسا ہی بغیر کسی فرق ایک ذرہ کے مسیح موعودؑ کی جماعت پر فیض ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ”پس جبکہ یہ امر بنص صریح قرآن شریف سے ثابت ہوا ہے۔ کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا۔ ایسا ہی بغیر **کسی امتیاز اور تفریق** کے مسیح موعودؑ کی جماعت پر فیض ہوگا تو اس صورت میں آنحضرت صلعم کا ایک اور بعث ماننا پڑا۔ جو آخری زمانہ میں مسیح موعودؑ کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا۔

اور اس تقریر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے **دو بعث** ہیں۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا۔ جو مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا“ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ حاشیہ +

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی صحابہ میں کی ایک جماعت ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا۔ ایسا ہی بغیر کسی فرق ایک ذرہ کے مسیح موعودؑ کی جماعت پر بھی آنحضرت صلعم کا فیض ہوا۔ پس یہ امر روز روشن کیطرح ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کا عین صحابہ میں کی ایک جماعت ہونا۔ اور آپکی جماعت پر عین بعین وہی آنحضرت صلعم کا فیض جاری ہونا جو صحابہ پر ہوا تھا۔ اس امر کی پختہ دلیل ہے کہ مسیح موعود درحقیقت محمدؐ اور عین محمدؐ ہیں اور آپ میں اور آنحضرت صلعم میں باعتبار نام۔ کام اور مقام کے کوئی دوئی یا مغائرت نہیں۔ اسی امر کو حضرت مسیح موعودؑ نے ایک اور جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

”اور یہ زمانہ **یقیناً** خداتعالےٰ کیطرف آنحضرت کے **قدم** رکھنے کی جگہ ہے۔ جیسا کہ آیت ”واٰخرین منھم“ اور پاک تحریروں کی دوسری آیتوں سے مفہوم ہوتا ہے۔ ××× اور رجان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے۔ **ایسا ہی** مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے اور یہ قرآن سے ثابت ہے اسمیں انکار کی گنجایش نہیں اور بجز اندھوں کے اس معنی سے کوئی سر نہیں پھیرتا“ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ جن کمالات اور اوصاف اور منصب کے ساتھ آنحضرت صلعم پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ہیں بعینہٖ انہیں کمالات اور اوصاف اور منصب کے ساتھ پھر آنحضرت صلعم مسیح موعود کی بروزی صورت میں اب مبعوث ہوئے ہیں۔ پس اس صورت میں حضرت مسیح موعودؑ کے محمدؐ اور عین محمدؐ صلعم ہونے میں کیا شک باقی رہا۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ حضرت مسیح موعودؑ ان معنوں سے سر پھیرنے والوں کو الہامی الفاظ میں ”اندھوں“ کا خطاب دیتے

ہیں۔ پھر اس کے آگے یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"کیا آخرین منھم کی آیت میں فکر نہیں کرتے اور کس طرح منھم کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو" **اگر رسول کریم (ویسے ہی) آخرین میں موجود نہوں۔ جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے۔** ××××× اور جس نے اس بات سے انکار کیا۔ کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے (اسی طرح) تعلق رکھتی ہے۔ **جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔** پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا"

خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱

یہ الفاظ اپنے اندر غیر معمولی قوت اور شان رکھتے ہیں اور کسی زیادہ تشریح کے محتاج نہیں۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ جبتک مسیح موعود کو عین بعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی رنگ میں اور آپکی بعثت کو عین بعین آنحضرت کی ہی بعثت نہ مانا جاوے۔ تب تک یہ بات غیر ممکن ہے کہ مسیح موعود کی اصلی حیثیت سمجھ میں آسکے۔ اور ساتھ ہی اگر اس بات کا انکار کیا جاوے۔ تو حق کا اور نص قرآن کا منکر ہونا پڑتا ہے۔ پھر اسی کی تائید میں حضرت مسیح موعود یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حق تعالیٰ و آخرین منھم کے قول میں اشارہ فرماتا ہے۔ کہ مسیح موعود کی جماعت خدا کے نزدیک صحابہ میں کی ایک جماعت ہے۔ اور اس نام رکھنے میں کچھ فرق نہیں اور یہ مرتبہ مسیح موعود کی جماعت کو ہرگز حاصل نہوتا جب تک کہ **نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم** ہی ان کے درمیان قدسی قوت اور اپنے روحانی افاضہ کے ساتھ موجود نہوں **جیسا کہ** صحابہ کے اندر موجود تھے۔ یعنی مسیح موعود کا واسطہ ہے کیونکہ وہ نبی کریم کا مظہر یا آنجناب کے لئے ظل کی مانند ہے"

خطبہ الہامیہ ص ۱۹۹

پس حقیقت میں یہی امر حق اور سچ ہے کہ آنحضرت صلعم کے نام۔ کام اور مقام اور منصب نے پھر دوبارہ دُنیا میں تجلی فرمائی ہے اور آپکی قوت قدسیہ اور افاضہ رُوحانیہ نے مسیح موعود کے ذریعہ پھر نئے سرے سے دُنیا میں ظہور کیا ہے لیکن عجب نادان ہے وہ شخص جو اپنے آپ کو صحابہ میں کی جماعت کا ایک فرد تو یقین کرتا ہے لیکن مسیح موعود کو جسکے ذریعہ وہ صحابی کہلانے کا مستحق ہوا۔ آنحضرت صلعم کا وجود تسلیم نہیں کرتا اور آپکے محمد اور عین محمد صلعم ہونے سے منکر ہے۔ کاش کہ ایسے لوگ اگر یہ سوچیں۔ کہ ہم اصل صحابہ کیونکر بن سکتے ہیں جبتک کہ حضرت مسیح موعود کو بھی بعینہٖ آنحضرت صلعم کا ہی وجود تسلیم نکیا جاوے اور آپکو عین محمد نہ مانا جائے پس اس صورت میں دو ہی امور قابل غور ہیں۔ یا تو خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی جماعت کو صحابہ میں کی ایک جماعت مقرر کر کے مسیح موعود کو نبی اور آنحضرت صلعم کا ہی وجود بنایا ہے۔ اور یا خدا نے نعوذ باللہ قرآن شریف میں غلطی کھائی ہے جو مسیح موعود کی جماعت کو صحابہ میں کی ایک جماعت ٹھیرایا ہے۔ کیونکہ صحابہ کی تعریف حضرت مسیح موعود کی زبانی یہ ہے:۔

"اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم و تربیت پاویں" حقیقۃ الوحی ص ۷۶

پس اگر مسیح موعود کی جماعت صحابہ میں کی ایک جماعت ہے تو کوئی شک و شبہ نہیں کہ مسیح موعود بھی واقعی نبی اور رسول اور محمد اور عین محمد ہیں۔ اور اگر مسیح موعود محمد اور عین محمد نہیں۔ تو مسیح موعود کی جماعت کا صحابہ میں کی ایک جماعت ہونا کیونکر متحقق ہو سکتا ہے۔ الغرض اگر مسیح موعود کو محمد نبی صلعم تسلیم نکیا جاوے۔ اور اگر یہ نہ تسلیم کیا جاوے کہ مسیح موعود آنحضرت صلعم کا وجود اور نام۔ کام اور مقام کے اعتبار سے عین یعنی محمد رسول اللہ صلعم ہے۔ تب قرآن کی آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں **ایک نبی** کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام **اصحاب رسول اللہ** رکھا جاوے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔

پس مسیح موعود کی جماعت کے افراد کا نام **اصحاب رسول اللہ** رکھا جانا اس امر کی کافی اور بین اور بدیہی دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود واقعی اور حقیقی طور سے نبی اور رسول ہیں۔ اور آپکا وجود خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت کا ہی وجود قرار پایا گیا ہے۔ پس یہ کہنا کہ

"مسیح موعود محمد است و عین محمد است"

بالکل سچ صحیح اور خدا تعالیٰ کے قول و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے بالکل مطابق ہے ۔ والسلام

خاکسار محمد سعید سعدی

فہرست زرِ چندہ منارۃ المسیح

فہرست اُن احباب کی جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح حضرت فضل عمر کے عہد میں سو سو روپے کی رقوم ادا کیں یا وعدے فرمائے

حضرت اُم المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ .... مار
حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی و {ہر دو اہلبیت} مار
میاں قدرت اللہ صاحب سنوری ریاست پٹیالہ ..... مار
منشی عبد العزیز صاحب پٹواری سیکھواں ... مار
حافظ عبد المجید صاحب منصوری ..... مار
حافظ عبد الحمید صاحب " .... مار
حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور از طرف جماعت لاہور مار
مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر قادیان مار
قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے ...... مار باقی
مولوی عبد القادر صاحب منصوراں ..... مار
حافظ سید محمد عبد الوحید صاحب منصوری ... مار
مفتی گلزار محمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر نور محل .. مار
بابو جمال الدین صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ گوجرانوالہ .. مار
بابو اعجاز حسین صاحب سب اورسیر .... مار
شیخ امام بخش صاحب شاہجہانپور ..... مار
مولوی غلام اکبر خان صاحب (اور انکے والد مرحوم کیطرف سے) حیدر آباد دکن مار
سیٹھ عبد اللہ بھائی سکندر آباد دکن ... مار
گلبرگی شیخ حسن مالک کارخانہ بیڑی یادگیر حیدر آباد دکن - مار
ماسٹر عبد الرحیم صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان وعدہ تنخواہ مار باقی
منشی نادر خان سی اسسٹنٹ انسپکٹر سرکال ضلع جہلم --- مار
سید ناصر شاہ صاحب سب ڈویژنل آفیسر کشتوار جموں از خزانہ انجمن مار باقی
میاں عبد اللہ صاحب سنوری (وعدہ) ادائیگی باقساط مار
منشی محمد عبد اللہ صاحب احمدی فیروزپور " " " مار وصول
بابو محمد شفیع صاحب سب اورسیر پسر منشی عبد العزیز صاحب پٹواری سیکھواں مار
خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب جج عدالت کانپور ... مار باقی
ماسٹر عبد الحق صاحب ایڈیٹر ترجمۃ القرآن انگریزی اقساط از تنخواہ { ۵۰ ر از خزانہ انجمن } مار وعدہ